

## روزے ڈھال ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

الصَّيَامُ جُنَّةٌ

روزے ڈھال ہیں

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث نمبر 1761)

روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: <http://www.alfazl.org>  
email: [editor@alfazl.org](mailto:editor@alfazl.org)

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 30 جون 2015ء 12 رمضان 1436 ہجری 30۔ احسان 1394 ہجری 65۔ 100 نمبر 149

## علمی ترقی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو..... درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آ کر اٹکا ہے، وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 38)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقائق و معارف کے اس خزانے سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

## نیکی میں نقل کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”لوگ دنیاوی باتوں میں نقل کرتے ہیں..... لیکن دین کے معاملے میں نقل اور ویسا بننے کی کوشش کرنا جیسا حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں ہمارے سامنے نمونہ پیش فرمایا ہے، بلکہ ہم میں سے تو بہت سوں نے ان (رفقاء) کو بھی دیکھا ہوا ہے جنہوں نے قرب الہی کے نمونے قائم کئے۔ لیکن ان کی نقل کی ہم کوشش نہیں کرتے جبکہ نقصان کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے اور فائدہ بھی ایسا ہے جس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جاسکتا۔ پس کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے۔“ فرمایا ”نقل اگر کرنی ہے تو ایسے واقعات سن کر اپنے اوپر بھی یہ حالت طاری کرنے کے لئے نقل کرنی چاہئے تاکہ خدا تعالیٰ سے قرب کا رشتہ قائم ہو۔“

(روزنامہ الفضل 11 مارچ 2014ء)

اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل، تزکیہ نفس، عاجزی، تکبر سے بچنے اور حقیقی عبد الرحمن بننے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تلقین

## رمضان عبادتوں کے ساتھ معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے

اپنے معاشرے، اپنے گھروں اور اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فساد کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 جون 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کیا کہ ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہئے یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی کو بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف نظر رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ قرآن کریم کا حکم ہے کہ رحمن خدا کے بندے زمین پر نرمی اور وقار سے چلتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ پس ایک حقیقی عبد الرحمن کو اس بات کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں عاجزی بھی ہو۔ وقار بھی ہو اور تکبر سے پاک بھی ہو۔ رمضان کے یہ دن ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔ اپنے معاشرے، اپنے گھر، اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فساد کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے۔ اس حد تک عاجزی و انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ اصل بنیاد تقویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند والہ جلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس خدا سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ تم پاک دل اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین ہو جاؤ تا تم پر رحم ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عادت ہرگز نہیں کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا، خدا سے سچا تعلق رکھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوا۔ جو شخص خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے لئے راہ نکل آتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرا بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ پس یہ دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔ اس لئے ان دنوں میں ان حقوق کی ادائیگی بھی ایک مومن کا فرض ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں غریبوں اور مسکینوں کی مدد کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنے ہاتھوں کو اس قدر کھولتے تھے کہ آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ فرمایا کہ عبادت جہاں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والا بناتی ہے وہاں ایک حقیقی عابد اور عبد الرحمن کو بندوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہوتی ہے۔ اگر یہ دونوں قسم کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو ایسا شخص مومن نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہے جو تکبر اور شہنی بکھارنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر عابد سے ان اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتا ہے۔ اور ان حقوق کی ادائیگی سے ہی عبادتیں مقبول ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان حقوق میں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، ہمسایوں، تعلق داروں مسافروں اور زریگیوں لوگوں کے بھی حقوق ہیں۔ حضور انور نے ان تمام قسم کے حقوق کی تفصیل اور وضاحت بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اس اہمیت کو جماعت کے افراد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ فرمایا کہ یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو محبت و پیار کو پھیلاتی اور صلح و آشتی کی بنیاد ڈالتی اور ماحول میں امن و سلامتی پیدا کرتی ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ ان دنوں میں خود ایسے لوگوں کے قریب آجاتا ہے اور انہیں نوازا ناچاہتا ہے جو اس کا بھی اور عبادت کا بھی اور اس کے بندوں کا بھی حق ادا کریں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم بھائی تم بھائی تم بھائی تم بھائی اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ حضور انور نے آخر پر کرم ہدایت نبی بی صاحبہ اہلبیہ کرم عمر احمد صاحب مرحوم و درویش قادیان اور کرم مولانا محمد احمد صاحب واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

## خطبہ جمعہ

حمد الہی اور آنحضرت ﷺ کی عظمت شان، آپ کے خلق عظیم، آپ کے احسانات، مقام ختم نبوت و شفاعت سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کی پر شوکت تحریروں سے نمونہ چند روح پرور اقتباسات کا تذکرہ

انبیاء اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے کہ تالوگ جمیع اخلاق میں ان کی پیروی کریں اور جن امور پر خدا نے ان کو استقامت بخشی ہے اس جادہ استقامت پر سب حق کے طالب قدم ماریں

الہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید المرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے

نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ مگر محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان اور مکرّمہ صاحبزادی سیدہ امّہ الرقیقہ صاحبہ بنت حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 مئی 2015ء بمطابق 15 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ افضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

بیان فرمایا ہے ہمارے ایم ٹی اے کے جولا نیوٹی وی پروگرام ہوتے ہیں ان میں بھی اور خطوط کے ذریعہ سے بھی اکثر لوگ اس بات کا اظہار کرتے ہیں جو ابھی احمدی نہیں ہوئے کہ ہمیں اس مقام اور اس شان کا اب پتا لگا ہے۔ نہیں تو ان..... نے تو ہمیں جہالت کے پردے میں رکھا ہوا تھا۔ لوگوں پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیت کی دشمنی میں یہ لوگ شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (دین) کے نام پر حرف لانے کا باعث بن رہے ہیں۔

بہر حال ان (-) کا تو دین ہی دشمنی اور فساد ہے۔ اس لئے کبھی یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ہم حقیقت معلوم کریں چاہے اس کی وجہ سے سادہ لوح (-) میں جتنا بھی بگاڑ پیدا ہو جائے۔ بہر حال یہ تو ان کے کام ہیں یہ کہتے رہیں گے اور کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ان کو دین سے زیادہ اپنے ذاتی مفادات پیارے ہیں لیکن ہمیشہ کی طرح ان مخالفین کے یہ عمل ہمارے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود سے تعلق میں بڑھنے کے لئے کھاد کا کام دینے والے ہونے چاہئیں۔ اگر ہماری حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کم تھی تو اب زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

..... تمام دنیا کی حکومتوں کی روکوں سے بھی یہ کام نہیں رک سکتا کیونکہ یہ انسانی کوششوں سے کئے جانے والے کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ اس نے حضرت مسیح موعود کو علم و معرفت کے خزانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا ہے کہ بڑی بڑی روکوں اور مخالفتوں کے بعد جماعت کی ترقی زیادہ ابھر کر سامنے آئی ہے۔ اپنے زعم میں ہمارے خلاف جو یہ قدم اٹھایا گیا ہے یہ تو ایک معمولی سی روک ہے۔ ہمیں تو جتنا دبا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو بڑھاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی بہتر ہوگا۔ اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اس لئے زیادہ فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب اب تو دنیا کے اور ممالک میں بھی چھپ رہی ہیں۔ ویب سائٹ پر بھی میسر ہیں۔ آڈیو میں بھی بعض کتب میسر ہیں اور باقی بھی (-) جلدی مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ایک زمانہ تھا جب یہ فکر تھی کہ اشاعت پر پابندی سے نقصان

گزشتہ جمعہ میں میں نے بتایا تھا کہ پنجاب حکومت نے جماعت کے بعض جراند اور کتب پر پابندی لگائی ہے کہ ان کی اشاعت نہیں ہو سکتی یا ڈسپلے (display) وغیرہ نہیں ہو سکتا اور اس بات کی وہاں کی بعض اخبارات نے خبریں بھی دیں۔ آجکل فون پر ہی تصویری عکس، میسجز (messages) اور مختلف قسم کے پیغام بھیجنے کے جو طریقے ہیں ان کے ذریعہ سے منٹوں میں خبریں دنیا میں گردش کر جاتی ہیں۔ یہ سن کے، دیکھ کے مجھے بھی لوگ خط لکھتے ہیں۔ فیکس وغیرہ کے ذریعہ سے پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں کوئی نئی چیز نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ان نام نہاد (-) کے کہنے پر اسی طرح کی حرکتیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں اور ابتدا سے ہی جب سے کہ جماعت احمدیہ قائم ہے اس قسم کی حرکتیں یہ لوگ کرتے چلے آ رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان حرکتوں سے نہ پہلے کبھی جماعت کو نقصان پہنچا اور نہ..... آئندہ کبھی پہنچے گا۔ نہ ہی یہ پہنچا سکتے ہیں۔ نہ ہی کسی ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو حضرت مسیح موعود کے خدائی مشن کو ان باتوں سے روک سکے۔ ان (-) اور ان کی طرف دیکھنے والی حکومتوں کو احمدیت کی ترقی دیکھ کر حسد کے اظہار کا کوئی بہانہ چاہئے۔ اس حسد میں یہ اتنے اندھے ہیں کہ ان کی عقل پر بالکل پردے پڑ جاتے ہیں۔..... کبھی انہوں نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ یہ دیکھیں کہ (دین) کی حقیقی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو حضرت مسیح موعود نے کس طرح بیان فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ سب کچھ کس خوبصورتی سے پیش کیا جاتا ہے۔ انصاف پسند (-) جو ہیں، عربوں میں سے بھی اور دوسری قوموں میں سے بھی جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے، جب جماعت کا لٹریچر دیکھتے ہیں، کتب دیکھتے ہیں اور پھر پتا لگتا ہے کہ حقیقت کیا ہے تو حیران ہوتے ہیں کہ ان (-) نے جو اپنے آپ کو (دین) کا علمبردار سمجھتے ہیں کس طرح جھوٹ اور فریب سے حضرت مسیح موعود کے خیالات کو، تعلیمات کو، آپ کی تحریرات کو توڑ کر پیش کیا ہے اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور (دین) کی خوبصورت تعلیم کی شان کو کس طرح

کے انبیاء اور اس کے خاص مقربوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی سب سے بڑھ کر جو اعلیٰ مقام ہے اس کا اظہار ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ایام مصائب اور زمانہ فتوحات میں کیا تھے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”انبیاء اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے کہ تا لوگ جمیع اخلاق میں ان کی پیروی کریں اور جن امور پر خدا نے ان کو استقامت بخشی ہے اس جادۂ استقامت پر سب حق کے طالب قدم ماریں (یعنی اس پر چلنے کی کوشش کریں) اور یہ بات نہایت بدیہی ہے (صاف ظاہر ہے) کہ اخلاق فاضلہ کسی انسان کے اس وقت بہ پایہ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں (ہر اخلاق کا ایک وقت ہوتا ہے جب اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوں تو وہ ہیں بتا لگتا ہے کہ وہ ثابت ہو رہے ہیں) اور اسی وقت دلوں پر ان کی تاثیریں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً غنووہ معتبر اور قابل تعریف ہے کہ جو قدرت انتقام کے وقت میں ہو۔ (جب کسی میں انتقام لینے کی طاقت ہو اس وقت معاف کرنا یہی قابل تعریف ہے) اور پرہیزگاری وہ قابل اعتبار ہے کہ جو نفس پروری کی قدرت موجود ہوتے ہوئے پھر پرہیزگاری قائم رہے۔ غرض خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہر ایک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں اور بہ پایہ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ اسی ارادہ کو پورے کرنے کی غرض سے ان کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ (دو حصے آتے ہیں) ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں اور خداوند کریم کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے سب کو چھوڑ کر انہیں پر نظر عنایت کی اور انہیں کو اس لائق سمجھا کہ اس کے لئے اور اس کی راہ میں ستائے جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر، ان کا صدق قدم، ان کی مردمی، ان کی استقامت، ان کی وفاداری، ان کی قنوت شکاری (یعنی جو انمردی) لوگوں پر ظاہر کر کے *الْإِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكِرَامَةِ* کا مصداق ان کو ٹھہراوے۔ کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور اعلیٰ درجہ کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجہ کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں جن سے دنیا میں ان کے اخلاق فاضلہ جن میں وہ بے مثل اور مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ اگر خدا ان پر یہ مصیبتیں نازل نہ کرتا تو یہ نعمتیں بھی ان کو حاصل نہ ہوتیں اور نہ عوام پر ان کے شامل حسنہ کما حقہ کھلتے بلکہ دوسرے لوگوں کی طرح اور ان کے مساوی ٹھہرتے (پھر تو سارے ایک جیسے ہو جاتے) اور گواہی چند روزہ عمر کو کیسے ہی عشرت اور راحت میں بسر کرتے پر آخر ایک دن اس دار فانی سے گزر جاتے اور اس صورت میں نہ وہ عیش اور عشرت ان کی باقی رہتی نہ آخرت کے درجات عالیہ حاصل ہوتے۔ نہ دنیا میں ان کی وفات اور جو انمردی اور وفاداری اور شجاعت شہرہ آفاق ہوتی جس سے وہ ایسے ارجمند ٹھہرے جن کا کوئی مانند نہیں۔ اور ایسے یگانہ ٹھہرے جن کا کوئی ہم جنس نہیں اور ایسے فرد الفرد ٹھہرے جن کا کوئی ثانی نہیں اور ایسے غیب الغیب ٹھہرے جن تک کسی ادراک کی رسائی نہیں اور ایسے کامل اور بہادر ٹھہرے کہ گویا ہزار ہا شیر ایک قالب میں ہیں اور ہزار ہا پلنگ (مطلب چیتے) ایک بدن میں جن کی قوت اور طاقت سب کی نظروں سے بلند تر ہوگی اور جو تقرب کے اعلیٰ درجات تک پہنچ گئی۔

(یہ ساری چیزیں ہیں جو ظاہر ہوتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جاتی ہیں۔) اور دوسرا حصہ انبیاء اور اولیاء کی عمر کا فتح میں، اقبال میں، دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا، صاحب اقبال ہونا، صاحب دولت ہونا، صاحب اختیار ہونا، صاحب اقتدار ہونا، صاحب طاقت ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے

ہو سکتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علم و معرفت کے جو خزانے ہیں یہ فضاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک ٹن دبانے سے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے علم کلام اور کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ ایم ٹی اے پر بھی میں نے اب سوچا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس پہلے سے زیادہ وقت بڑھا کر دیا جائے گا اور اس طرح پاکستان کے ایک صوبے کے قانون کی وجہ سے دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ ہر جو روک ہوتی ہے، مخالفت ہوتی ہے ہمیں فائدہ پہنچاتی ہے۔ نئے راستوں اور ذرائع کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ کہ اس سے نہ صرف اصل زبان میں کتابیں چھپیں گی یا درس ہوں گے بلکہ بہت ساری قوموں کی مقامی زبانوں میں بھی یہ مواد میسر آجائے گا۔ پس جن کے دلوں میں کسی بھی قسم کی پریشانی ہے کیونکہ لوگ لکھتے ہیں اس لئے مجھے کہنا پڑ رہا ہے وہ اپنے دلوں سے نکال دیں۔ ہمارے لٹریچر کے خلاف یہ جو ساری کارروائی کی گئی ہے اس سے ایک بات بہر حال واضح ہے اور یہ بڑی ابھرتی ہوئی آگ ہے، پہلے بھی ہمیشہ آتی ہے کہ یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور (دینی) تعلیمات کے یہ بہت بڑے علمبردار ہیں اور اس وجہ سے یہ ہماری مخالفت کرتے ہیں انہوں نے انصاف کی نظر سے نہ کبھی جماعت کے لٹریچر کو پڑھا ہے، نہ پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ ویسے تو عموماً ہماری طرف سے ان کے دعوے کی حقیقت اور ان کا اصل چہرہ ان کو دکھایا جاتا رہتا ہے لیکن میں نے سوچا ہے کہ آج بھی میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے حوالے سے جن میں ہمارے مخالفین کے خیال میں نعوذ باللہ (دین) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، شان کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، تعلیمات کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، یا ان میں نفرت اور دل آزاری کا مواد ہے۔ یہ سارے مضامین تو بڑے وسیع ہیں اس میں سے چند وہ حوالے پیش کروں، جو حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے ہمیں دکھائے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص ان کو سننے اور پڑھنے سے اپنے کان اور آنکھیں بند کر سکتا ہے!؟ بہر حال ان (-) سے ہمیں کوئی غرض نہیں لیکن ایسے ہزاروں وہ لوگ جو ہماری باتیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سنتے ہیں ان کے دلوں کو مزید کھولنے کے لئے اور احمدیوں کے دل و دماغ میں مزید جلاء پیدا کرنے کے لئے، اس کا صحیح ادراک پیدا کرنے کے لئے میں کچھ حوالے پیش کروں گا۔

پہلا مثلاً حمد الہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا بیار انداز جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”الہی تیرا ہزار ہا شکر کرتے ہیں ہم اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید المرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گمشدہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ وہ مرئی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا۔ وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔ وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا۔ وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا۔ وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا۔ وہ کامل موحدا اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا۔ وہ مجزہ قدرت رحمن کہ جو آسمی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر ایک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔“

(براہین احمدیہ حصہ اول، دینی خزائن جلد 1 صفحہ 17)

پھر کسی بھی شخص کے اعلیٰ اخلاق کا یا اس کے تکالیف میں مبتلا ہونے سے پتا چلتا ہے یا کشائش میں اور طاقت میں جب اس کو حاصل ہوتی ہے تب پتا چلتا ہے۔ اور اس کا سب سے بڑھ کر اظہار اللہ تعالیٰ

دکھ دینے والوں کے گناہ بخشا اور اپنے ستانے والوں سے درگزر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بداندیشوں کی خیر خواہی بجالانا۔ دولت سے دل نہ لگانا، دولت سے مغرور نہ ہونا، دولت مندوں میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا اور کم اور جو اور بخشش کا دروازہ کھولنا اور دولت کو ذریعہ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلہ ظلم و تعدی نہ بنانا۔ (اگر حکومت، طاقت ہاتھ میں آجائے تو اس کی وجہ سے ظلم نہ کرنا) یہ سب اخلاق ایسے ہیں کہ جن کے ثبوت کے لئے صاحب دولت اور صاحب طاقت ہونا شرط ہے۔ اور اسی وقت یہ بہ پایہ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت اور اقتدار دونوں میسر ہوں۔ پس چونکہ جز زمانہ مصیبت و ادا بار و زمانہ دولت و اقتدار (کمزوری اور مصیبت کا زمانہ اور دولت اور اقتدار کا زمانہ) یہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ (یعنی یہ چیزیں، ایسے اخلاق جو ہیں کمزوری کی حالت میں بھی اور فتح کی حالت میں بھی اسی وقت ظاہر ہوتے ہیں جب انسان مصیبت کا زمانہ بھی دیکھے اور دولت اور اقتدار کا زمانہ بھی دیکھے) پھر فرمایا کہ اس لئے حکمت کاملہ ایزدی نے تقاضا کیا کہ انبیاء اور اولیاء کو ان دونوں طور کی حالتوں سے کہ جو ہزار ہا نعمتوں پر مشتمل ہیں متمتع کرے۔ لیکن ان دونوں حالتوں کا زمانہ وقوع ہر ایک کے لئے ایک ترتیب پر نہیں ہوتا۔ (دونوں حالتیں ہوتی ہیں لیکن ایک ترتیب نہیں ہوتی) بلکہ حکمت الہیہ بعض کے لئے زمانہ امن و آسائش پہلے حصہ عمر میں میسر کر دیتی ہے اور زمانہ تکالیف پیچھے سے اور بعض پر پہلے وقتوں میں تکالیف وارد ہوتی ہیں اور پھر آخر کار نصرت الہی شامل ہو جاتی ہے اور بعض میں یہ دونوں حالتیں مخفی ہوتی ہیں اور بعض میں کامل درجہ پر ظہور و بروز پکڑتی ہیں (انتہائی طور پر ظاہر ہو جاتی ہیں اور فرمایا کہ) اس بارے میں سب سے اول قدم حضرت خاتم المرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں (یعنی تنگی کے حالات بھی ہوئے اور فتح اور نصرت کے حالات بھی ہوئے) اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہو گئے اور مضمون اِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ کا بہ پایہ ثابت پہنچ گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علی وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے (آپ کے اخلاق کا کمال تک پہنچنا صرف آپ کے اخلاق کو نہیں بلکہ تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے۔ کس طرح؟ فرمایا) کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا (ان کی تصدیق کی) اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔ پس اس تحقیق سے یہ اعتراض بھی بالکل دور ہو گیا کہ جو مسیح کے اخلاق کی نسبت دلوں میں گزر سکتا ہے یعنی یہ کہ اخلاق حضرت مسیح دونوں قسم مذکورہ بالا پر علی وجہ الکمال ثابت نہیں ہو سکتے..... جیسا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بلکی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا۔ اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دی جن کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قطعی حکم وارد ہو چکا تھا۔ اور بجز ان اذی ملعونوں کے ہر ایک دشمن کا گناہ بخش دیا اور فتح پا کر سب کو لَا تَسْرِيبَ عَلَیْكُمْ اَلْیَوْمَ کہا۔ اور اسے عنون تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال ہوتا تھا اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ (یعنی ایسا عنفود دکھایا جو مخالفوں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے، اپنی غلطیوں کی وجہ سے لگتا تھا کہ بڑا مشکل ہے ہمیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ جب وہ اپنی شرارتوں کو دیکھتے تھے تو سمجھتے تھے کہ اب ہماری سزا صرف یہی ہے کہ ہمیں قتل کیا جائے گا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معاف کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ) ”ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا (اسی وجہ سے) اور حقانی صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا (ایسا صبر تھا جو آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا) اور چونکہ فطرتاً یہ بات انسان کی عادت میں داخل ہے کہ اسی شخص کے صبر کی عظمت اور بزرگی انسان پر کامل طور پر روشن ہوتی ہے کہ جو بعد زمانہ آزار کشی کے اپنے آزار دہندہ پر قدرت انتقام پا کر اس کے گناہ کو بخش دے۔“ (یعنی کہ ایک

لبے زمانے تک آپ کو تکلیفیں دی گئیں لیکن فرمایا کہ اسی وقت اس کا اظہار ہو سکتا ہے صحیح صبر کا حقیقی صبر کا جب جس کو تکلیفیں دی جائیں اس کو جب بدلہ لینے پر، انتقام لینے پر قدرت حاصل ہو جائے، طاقت حاصل ہو جائے تب وہ ساروں کے گناہ بخش دے۔ تو یہ ہے اصل حقیقی صبر اور یہ نمونہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا) فرمایا کہ ”اس وجہ سے مسیح کے اخلاق کہ جو صبر اور حلم اور برداشت کے متعلق تھے بخوبی ثابت نہ ہوئے اور یہ امر اچھی طرح نہ کھلا کہ مسیح کا صبر اور حلم اختیار ہی تھا یا اضطراری تھا کیونکہ مسیح نے اقتدار اور طاقت کا زمانہ نہیں پایا تا دیکھا جاتا کہ اس نے اپنے موذیوں کے گناہ کو عنفو کیا یا انتقام لیا۔ برخلاف اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدمہ باواقعہ میں اچھی طرح کھل گئے اور امتحان کئے گئے اور ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہو گئی۔ اور جو اخلاق کمزور اور جو در استخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا (دنیا سے بے رغبتی) کے متعلق تھے، وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بے شمار خزانوں کے دروازے آنحضرت پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حصہ بھی خرچ نہ ہوا۔ (اپنے آرام پر ایک پائی بھی خرچ نہیں کی) نہ کوئی عمارت بنائی، نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی۔ بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھائی اور وہ جو دل آزار تھے ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا۔ اور کھانے کے لئے نان جو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔ اور ہمیشہ فقر کو تو نگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے (یعنی کہ ابتدائی زندگی سے لے کر آخر تک وصال تک) بجز اپنے مولیٰ کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا۔ اور ہزاروں دشمنوں کے مقابلہ پر معرکہ جنگ میں کہ جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا۔ سخت مشکل جگہ ہوتی تھی (خالصاً خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھائی۔ غرض جو در استخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثل نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔“

آپ فرماتے ہیں ”اور خدا نے اس ذات مقدس پر انہیں معنوں کر کے وحی اور رسالت کو ختم کیا کہ سب کمالات اس وجود باجو در ختم ہو گئے۔ وَهَذَا فَضْلُ اللَّهِ.....“

(براہین احمدیہ حصہ سوم، دینی خزائن جلد 1 صفحہ 276 تا 292 حاشیہ نمبر 11)

پھر ایک عیسائی کے سوال پر وضاحت فرماتے ہوئے کہ روشنی اور نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ سوال یہ تھا کہ ”مسیح نے اپنی نسبت یہ کلمات کہے میرے پاس آؤ تم جو تھکے اور ماندے ہو کہ میں تمہیں آرام دوں گا“ اور یہ کہ ”میں روشنی ہوں اور میں راہ ہوں۔ میں زندگی اور راستی ہوں۔ کیا بانی اسلام نے یہ کلمات یا ایسے کلمات کسی جگہ اپنی طرف منسوب کئے ہیں۔“

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

”قرآن شریف میں صاف فرمایا گیا ہے۔ (-) (آل عمران: 32) یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔“ (فرمایا کہ) ”یہ وعدہ کہ میری پیروی سے انسان خدا کا پیارا بن جاتا ہے مسیح کے گزشتہ اقوال پر غالب ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ انسان خدا کا پیارا ہو جائے۔ پس جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوب الہی بنا دیتا ہے اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔ اسی لئے اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور رکھا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

ہے۔ (-) (المائدہ: 16)۔ یعنی تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، دینی خزائن جلد 12 صفحہ 372)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے، آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔“ اللہ تعالیٰ نے کسی کے ساتھ اپنا پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ یعنی شرط یہ لگائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرو گے تو میرا پیار حاصل ہوگا (چنانچہ فرماتے ہیں کہ ”میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا افسوس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبت الہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی، دینی خزائن جلد 22 صفحہ 67 تا 68)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ سب سے کامل انسان اور کامل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں فرماتے ہیں کہ:

”وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک فؤی کے پر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماء و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا، ..... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ .....“

(اتمام الحجۃ، دینی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض احسانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

”اس نے ہمارے لئے ایک ایسا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا جو کریم ہے۔ تمام امور خیر میں صاحب کمال ہے۔ کمالات کے تمام انواع میں، ہر رنگ میں سبقت لے جانے والا ہے۔ تمام رسولوں اور نبیوں کا خاتم ہے۔ اُمّ القریٰ میں آنے والا موعود نبی جو سچ مچ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس کے فیضیابوں کی زبانیں ہر وقت اس کی ستائش سے تر رہتی ہیں اور وہ اس رُوسے بھی کامل ستائش کا مستحق ہے کہ اس نے امت کی خاطر انتہائی مشقت و محنت اپنے اوپر لی اور دین کی عمارت کو بلند کیا اور اس لئے بھی کہ وہ ہمارے لئے ایک روشن اور تاباں کتاب لایا اور اس لئے بھی کہ اسے اپنے خداوند رب العالمین کے پیغاموں کے پہنچانے میں ہمارے لئے طرح طرح کی ایذاؤں کا نشانہ بنا پڑا۔ پھر اس لئے بھی کہ جو کچھ پہلی کتابوں میں ناقص اور ناقص رہا تھا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل کیا اور ہمیں افراط اور تفریط سے اور دیگر عیوب و نقائص سے پاک شریعت عطا کی اور اخلاق کو کمال تک پہنچایا اور جو کچھ ناقص تھا اسے کامل کیا اور تمام اقوام عالم کو اپنا مننون احسان کیا اور جوٹی کے فصیح و بلیغ بیانیوں اور نہایت روشن وحی کے ذریعہ سے رُشد کی راہیں بتائیں اور مخلوق کو گمراہی سے بچایا اور

اپنے نمونے کے ذریعہ سے کنارہ کش بنایا اور بہائم و انعام کو گویا کر دیا (یعنی ایسے لوگ جو جانوروں کی طرح رہنے والے تھے، ان پڑھ جاہل تھے، اجڈ تھے ان کو بھی زبانیں دیں اور ان کی زبانوں کو شائستہ کر دیا۔ ان کے اخلاق کو بلند کیا) اور ان میں ہدایت کی روح پھونک دی اور تمام مرسلین کے وارث بنا دیا اور انہیں ایسا پاک و صاف کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے لئے انہوں نے پانی کی طرح اپنے خون بہا دیئے اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو بلکی اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ پھر دوسری طرف آپ نے اچھوتے اور مخفی در مخفی لطائف و معارف اور نادر نکات کی تعلیم دے کر ہمارے جیسے آپ کے دسترخوان کا پس خوردہ کھانے والوں کو حقیقی فضیلت کے مقام پر پہنچا دیا۔ (اخلاق میں بھی اعلیٰ کر دیا، علم و معرفت میں بھی اعلیٰ کر دیا) اور آپ کی رہنمائی کے طفیل حق تعالیٰ تک پہنچنے کی راہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ (روحانیت میں بھی اوپر لے گئے) اور ہم فلک بریں پر جا پہنچے، بعد اس کے کہ ہم زمین میں دھنس چکے تھے۔ پس اے اللہ! روز جزا تک اور ابد الآباد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیج۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک طاہرین طہیین پر اور آپ کے صحابہ کرام پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناصر بھی بنے اور منصور بھی جو اللہ تعالیٰ کی چیدہ اور برگزیدہ جماعت ہے جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنی عزتوں اور اپنی آبروؤں اور اپنے اموال اور اولاد پر اللہ تعالیٰ کو مقدم کیا۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ“

(البلاغ، دینی خزائن جلد 13 صفحہ 434-433۔ ترجمہ عربی عبارت)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

”ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد وہی نبی آ سکتا ہے جس کی تربیت آپ کے فیضان سے ہوئی ہو اور آپ کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہو اور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ..... اور ختم نبوت سے مراد نبوت کے کمالات کا ہمارے نبی افضل الرسل والانبیاء پر ختم ہونا ہے۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد وہی نبی آ سکتا ہے جو آپ کی امت میں سے اور آپ کے کامل تیرپروؤں میں سے ہو جس نے تمام کا تمام فیضان آپ ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ ہی کے نور سے منور ہوا ہو۔ اور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ..... اور یہی بات حق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات پر گواہ ہے اور لوگوں کو آپ کا حسن آپ کے سچے پیروؤں کے لباس میں جو کامل محبت اور اخلاص کے ساتھ آپ میں فنا ہوں دکھاتی ہے اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہتر نہ ہونے کا ثبوت ہے اور اہل تدبیر کے لئے اس کی تفصیل کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی لحاظ سے تو کسی مرد کے باپ نہیں تھے لیکن آپ روحانیت کے رو سے کمال یافتہ شخص پر اپنی فیضان رسالت کے لحاظ سے باپ ہیں اور آپ تمام انبیاء کے خاتم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں اور سوائے اس شخص کے جس کے پاس آپ کی مہر کا نقش ہو اور آپ کی سنت کا پیرو ہو، کوئی شخص خدا تعالیٰ کی درگاہ میں کبھی رسائی نہیں پا سکتا اور کوئی عمل اور کوئی عبادت آپ کی رسالت کے قرار اور آپ کے دین اور آپ کی ملت پر چنگی کے ساتھ قائم ہوئے بغیر قبول نہیں ہو سکتی۔ اور جس نے آپ کو چھوڑا اور اپنی طاقت اور مقدور بھر آپ کی تمام سنن کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہوا اور آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی اور کوئی چیز آپ کی کتاب اور آپ کے احکام کو منسوخ کرنے والی یا آپ کی پاک باتوں کو تبدیل کر دینے والی نہیں ہو سکتی اور کوئی بارش آپ کی بارش جیسی نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص قرآن کی پیروی سے ایک ذرہ بھر باہر نکلا وہ دائرہ ایمان سے نکل گیا۔ اور کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا اور نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو ہمارے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور جو شخص آپ کے احکام میں سے ایک ذرہ بھر بھی چھوڑتا ہے وہ تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے اور جو شخص اس امت میں سے کہلا کر بھی دعویٰ نبوت کے ساتھ یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ اس کی تربیت خیر البرایا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے



کے دفاتر میں بالخصوص دارالمسح میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کو 2006ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں درویشوں کے نمائندے کے طور پر شرکت کی توفیق ملی اور عالمی بیعت میں بھی آپ کو ہندوستان کے نمائندہ ہونے کی توفیق ملی اور آپ سب سے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم لطیف صاحب سلسلہ کی خدمت سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ آپ کی اہلیہ کی وفات 30 مئی 2014ء کو ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے درویش شوہر کا ساتھ دیتے ہوئے بڑی درویشانہ زندگی بڑے صبر کے ساتھ بسر کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے رہیں۔

دوسرا جنازہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ کا ہے جو حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی تھیں۔ 6 مئی 2015ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں..... حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی شادی سے اولاد نہیں تھی۔ دوسری شادی مکرمہ حضرت امۃ اللطیف بیگم صاحبہ سے 1917ء میں ہوئی اور ان سے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹیاں اور تین بیٹے عطا فرمائے۔ صاحبزادی امۃ الرفیق کا نمبر آٹھواں تھا۔ بڑی علمی شخصیت تھیں۔ خاموش طبیعت تھی۔ ان کے بیٹے حمید اللہ نصرت اللہ پاشا فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میرے والد حضرت اللہ پاشا صاحب نے 1953ء میں امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران احمدیت قبول کی تھی۔ 1960ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے میرے والد صاحب کو میری والدہ سے رشتہ سے متعلق تجویز دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے دو ماموں تھے۔ بڑے ماموں بہت بڑے صوفی تھے یعنی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جو حضرت اماں جان کے بھائی تھے اور چھوٹے ماموں بہت بڑے عالم تھے یعنی حضرت میر اسحاق صاحب۔ میاں بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ آپ کے لئے اپنے بڑے ماموں کی صاحبزادی امۃ الرفیق کا رشتہ تجویز کرتا ہوں تو ان کے والد نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے کہا کہ میرے رشتے دار سارے غیر (ازجماعت) ہیں تو میں رشتہ کس طرح کروں، بات کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ آپ کے سرپرست کے طور پر میں رشتہ کی بات کرتا ہوں۔ چنانچہ 5 نومبر 1961ء کو آپ کا نکاح ہوا اور اسی روز رخصتی ہو گئی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ڈاکٹر نصرت پاشا کو سنایا کہ تمہاری امی کی شادی جب ہوئی اس وقت حضرت مصلح موعود بیمار تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے شادی کی دعا کرائی اور نمائندگی میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود کو جب ملنے آئے اور جب مل کے نکلنے لگے تو حضرت مصلح موعود نے پیغام دیا کہ حضرت اللہ پاشا جن سے امۃ الرفیق صاحبہ کی شادی ہوئی تھی ان کو کہہ دو کہ آپ کو میں نے اپنی بیٹی دی ہے۔

ان کے بچے حمید اللہ نصرت پاشا صاحب جیسا کہ میں نے کہا واقف زندگی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں ڈینٹل سرجن ہیں۔ دوسرے بیٹے خضر پاشا..... میں ہیں اور بیٹی ان کی ایک فرحانہ پاشا ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب واقف زندگی کی اہلیہ ہیں۔ یہ فرخ صاحب بھی ربوہ میں کمپیوٹر سیکشن میں کام کرتے ہیں۔ امۃ الرفیق صاحبہ کو ایک لمبا عرصہ نائب صدر لجنہ کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی اور باوجود گھٹنوں کی تکلیف کے آپ ہر جگہ پہنچتیں۔ دفاتر اونچی منزل میں تھے وہاں جاتیں اس کی وجہ سے آپ کو تکلیف زیادہ بڑھ گئی لیکن بہر حال انہوں نے اپنے فرائض نہیں چھوڑے۔ بڑی غریب پرور تھیں اور غریبوں کی غیر معمولی مدد کیا کرتی تھیں اور انخلاء میں رکھتی تھیں۔

خلافت سے اس قدر عقیدت کا تعلق تھا کہ کوئی بات آپ برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ 1974ء میں جو حالات ہوئے اس کے بعد کچھ مہمان ان کے گھر آئے اور کھانے کی میز پر کسی نے کہا کہ اسمبلی کی کارروائی کے دوران حضور کو یعنی خلیفہ ثالث کو اس طرح نہیں بلکہ اس طرح کہنا چاہئے تھا تو آپ نے اسی وقت انگلی کے اشارے سے سختی سے منع کیا اور فرمایا کہ بس اس سے آگے ایک لفظ نہیں سنوں گی۔ فوراً وہیں بات ختم کر دی۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا خاص تعلق تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کی ریٹائرمنٹ ہو گئی تو صرف پنشن پہ گزارا تھا۔ حالات ذرا تنگ تھے تو ایک دن والدہ صاحبہ نے (یعنی امۃ الرفیق

فیضان سے ہوتی ہے اور آپ کے نمونے کی پیروی کے بغیر وہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا اور یہ کہ قرآن شریف خاتم الشریعہ ہے تو ایسا شخص ہلاک شدہ اور پکا کافر و فاجر ہے۔ اور جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ وہ آپ کی امت میں سے ہے اور جو کچھ اس نے پایا ہے آپ کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ آپ کے باغ کا ایک پھل، آپ کی بارش کا ایک قطرہ آپ کے انوار کی ایک جھلک ہے تو ایسا شخص ملعون ہے اور ایسے شخص پر اور اس کے مددگاروں اور پیروؤں اور ساتھیوں پر سب پر خدا کی لعنت ہے۔ اب آسمان کے نیچے ہمارے نبی مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شخص جو آپ کا غیر ہو نبی نہیں اور نہ ہی قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی اور کتاب ہے اور جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اپنے آپ کو آپ دوزخ میں ڈالتا ہے۔“

(مواہب الرحمن۔ دینی خزائن جلد 19 صفحہ 285 تا 287۔ ترجمہ عربی عبارت)

پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ اب شیعہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرمایا:

”نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شیعہ نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دوتا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شیعہ ہے (خدا سچ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق اور خدا کے درمیان شیعہ ہیں) اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔“

موسیٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔“

(کشتی نوح، دینی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

پس یہ چند اقتباسات ہیں جو میں نے ان بے شمار اقتباسات میں سے لئے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں۔ اسی طرح (دین) کی مختلف تعلیمات کی وضاحت کے بارے میں بھی ایک خزانہ ہے جو آپ نے پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور (دین) کے نام نہاد علمبرداروں کو بھی عقل دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق صادق کی باتوں کو سنیں اور یہ عامۃ المسلمین کی صحیح رہنمائی کرنے والے بنیں۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کا جو 10 مئی 2015ء کو پچانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے (-)۔ مرحوم آخری عمر تک چلتے پھرتے رہے۔ وفات سے چار روز قبل احمدیہ چوک میں ایک سڑک پر حادثے میں گرنے کی وجہ سے کینٹی پریچوٹ لگی جس کی وجہ سے چار روز امرتسر ہسپتال میں داخل رہے اور اس کے بعد نور ہسپتال میں وفات ہو گئی۔ مرحوم موسیٰ تھے۔ آپ کے خاندان کو خلافت اولیٰ کے زمانے میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مرحوم ضلع شیخوپورہ کے گاؤں سید والا کے رہنے والے تھے۔ 1946ء میں جب آپ نے فوج کی ملازمت چھوڑ کر قادیان میں رہائش اختیار کی تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں تو مرحوم نے بتایا کہ فوج کی سروس چھوڑ کر ذاتی کام شروع کرنے لگا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مجھے آپ کی خدمت کی ضرورت ہے ہجرت کر کے آپ نے پاکستان میں نہیں جانا۔ قادیان میں ہی قیام رکھیں۔ یہ 47ء کی بات ہے اور اس وقت حالات پارٹیشن کے بھی ہو رہے تھے۔ چنانچہ آپ قادیان میں ہی ٹھہرے اور اس طرح آپ 313 درویشان قادیان میں شامل ہو گئے اور بڑی سعادت مندی سے درویشی کے دن گزارے۔ آپ کو ساہا سال صدر انجمن احمدیہ

ساری زندگی اس نصیحت پر خوب عمل کیا اور ابا کے ساتھ غیر (از جماعت) رشتہ دار جو صرف رشتہ دار ہی نہیں تھے بلکہ مختلف انداز میں مخالفت کا بھی اظہار کرتے تھے ان کی مخالفت کے باوجود ساری زندگی ان سے حسن سلوک رکھا اور آخر وفات کے وقت ان میں سے بعضوں نے یہ تسلیم کیا کہ ان جیسا ہمارا ہمدرد اور خیر خواہ کوئی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبہ نے) میری موجودگی میں والد صاحب سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وَاللّٰهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ کی بشارت ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد ان کے میاں کو ورلڈ بینک نے ایڈوائزر کے طور پر رکھا اور کنسلٹنسی (consultancy) کی فیس بھی آنے لگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آمد بڑھ گئی۔ دنیا سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ ان کی بیٹی فرحانہ پاشا نے لکھا ہے کہ میری امی کا جو سامان لپیٹا ہے تو سب کچھ لپیٹنے میں پندرہ منٹ لگے۔ ان کی ایک اور خوبی یہ تھی کہ ان کا سارا سسرال غیر (از جماعت) تھا۔ حضرت مصلح موعود نے ان کو نصیحت کی تھی کہ غیر احمدی رشتہ داروں کا ہمیشہ خیال رکھنا اور کہتی ہیں کہ امی نے

## اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

### تقریب آمین

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب سری لنگا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی عائشہ صباحت بنت مکرم عبدالقدیر صاحب کی تقریب آمین مورخہ 15 جون 2015ء کو خاکسار کی رہائش گاہ ٹنگمبوسری لنگا میں منعقد ہوئی۔ مکرم محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹنگمبوسری نے بچی سے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ بشرہ قدیر صاحبہ اور مکرم سلیم اللہ محمود صاحب کے حصے میں آئی۔

اسی طرح کچھ عرصہ قبل خاکسار کے پوتے عبدالباری ابن مکرم عبدالقدیر صاحب کی تقریب آمین بھی منعقد ہوئی۔ مکرم کے۔ ایم منیر صاحب مربی سلسلہ ٹنگمبوسری نے بچے سے قرآن پاک کے کچھ حصے سنے اور مکرم محمد اسلم صاحب صدر ٹنگمبوسری نے دعا کروائی۔ عبدالباری کو بھی قرآن مجید پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ بشرہ قدیر صاحبہ اور مکرم سلیم اللہ محمود صاحب کو ملی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باقاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن کا فہم و ادراک عطا فرمائے۔ آمین

### درخواست دعا

مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب (ر) انسپٹر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مرزا لطیف احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ سبزہ زار لاہور کو 12 جون 2015ء کو انجانا اور سانس کی تکلیف کے باعث شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا۔ اب گھر آچکے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

### مکرم ہومیوڈاکٹر راجہ منیر احمد

#### صاحب کی وفات

مکرم قاسم احمد سانی صاحب نائب صدر محلہ دارالصدر شمالی ہڈی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ہومیوڈاکٹر راجہ منیر احمد صاحب صدر محلہ دارالصدر شمالی ہڈی ربوہ مورخہ 21 جون 2015ء کو طابہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم کو مورخہ 2 جون 2015ء کو نماز ظہر کی ادائیگی کے دوران ہی شدید ہارٹ ایک ہوا۔ مرحوم تقریباً 20 دن قومہ کی حالت میں رہنے کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/9 حصہ کے موصی تھے۔ اسی روز نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبور تیار ہونے پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ طبیعت میں عاجزی اور انکساری تھی۔ درگزر کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، بطور صدر محلہ کسی کی کمزوری کی نشاندہی حکمت سے اشارت کرتے تھے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ سب کو ساتھ لے کر چلنے اور ہر کام میں ممبران عاملہ سے مشورہ ضرور کرتے۔ نماز میں غیر معمولی سوز و گداز ہوتا تھا۔ باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ نماز عشاء کے بعد جو نمازی سب سے آخریہ بیت الذکر سے جاتا وہ آپ ہوتے تھے۔ ہمیشہ نوافل بڑی توجہ اور تسلی سے ادا کرتے۔ محلہ کی بیت ہڈی آپ کے دور صدارت میں تعمیر ہوئی تھی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ حمیدہ منیر صاحبہ کے علاوہ 3 بیٹے مکرم راجہ بصیر احمد ابصار صاحب ربوہ، مکرم راجہ عتیق احمد صاحب ربوہ، مکرم راجہ نجیر احمد صاحب جرمی، دو بیٹیاں مکرمہ آسیہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ رفیق احمد صاحب ربوہ، مکرمہ راجہ احسن صاحبہ اہلیہ مکرم احسن محمود صاحب UK، کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم راجہ نصیر احمد

صاحب سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے بڑے بھائی اور مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب (راجہ ہومیووالے) کے چھوٹے بھائی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ کروٹ کروٹ چین نصیب کرے۔ اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور اپنی مغفرت کا خاص سلوک فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

#### سانحہ ارتحال

مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا حزیقل احمد مورخہ 15 جون 2015ء کو 17 سال کی عمر میں اچانک چند دن کی بیماری کے بعد بقضائے الہی وفات پا گیا۔ اس کی نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے اسی دن بعد از نماز عصر دارالعلوم غربی خلیل میں گھر کے سامنے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد میرے والد صاحب نے دعا کرائی۔ حزیقل احمد وقف نو کی تحریک میں شامل تھا۔ اس کی آنکھیں عطیہ کر دی گئی تھیں۔ چنانچہ وفات پر نور آنی ڈونرز ایسوسی ایشن کو اطلاع دی گئی جس پر ڈاکٹرز کی ٹیم نے آکر کارنیا حاصل کیا۔ ہمارا یہ بیٹا تھا تو پیدائشی معذور لیکن گھر کی رونق تھا۔ مرحوم مکرم ڈاکٹر محمد صادق جموعہ صاحب سابق صدر حلقہ فیکٹری ایریا شاہدارہ لاہور کا پوتا اور مکرم عبدالعزیز خان صاحب کا نواسہ تھا۔ اس کی والدہ نے 17 سال بڑی جانفشانی کے ساتھ اس کی خدمت کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

#### سانحہ ارتحال

مکرمہ زہرہ صداقت صاحبہ ناصر آباد جنوبی ربوہ لکھتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم رانا صداقت محمود صاحب مورخہ 20 جون 2015ء کو ایک حادثہ کی وجہ سے بھر 31 سال وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 22 جون کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم نور خان صاحب صدر محلہ ناصر آباد جنوبی ربوہ نے کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں

میرے علاوہ والدہ محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ادریس احمد صاحب مرحوم، دو بیٹے رانا بصارت محمود بھرم ساڑھے چھ سال، رانا فراست محمود بھرم 4 سال، ایک بیٹی ہبہ الکافی بھرم اڑھائی سال، دو بھائی اور دو بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ بیٹیوں نے بچے وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں شامل ہیں۔ مرحوم مکرم رانا جلیل احمد صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ کے داماد تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے نیز بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

#### سانحہ ارتحال

مکرم مرزا عمران احسن کریم صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت جماعت آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

میرا خالہ مکرمہ منصورہ یعقوب صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر یعقوب خان صاحب مورخہ 23 جون 2015ء کو بھر 61 سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ ہاتھوں اور ٹانگوں کی Muscular کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔ میرے ماموں ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب (شہید دارالذکر لاہور 28 مئی 2010ء) ان کا خیال رکھتے تھے۔ ان کی شہادت کے بعد ممانی اور بچے ہی ان کا خیال رکھتے تھے۔ ایک ملازمہ گزشتہ 30 سال سے ساتھ تھی۔ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کینٹ نے ان کی نماز جنازہ ریس کورس روڈ لاہور میں پڑھائی ہانڈو گجر کے قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت شیخ عبدالرشید خان صاحب بنالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ مرحومہ بہت خاموش طبع، خوش اخلاق، بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی اور ہر دل عزیز تھیں۔ سوگوار ان میں ان کی دو بڑی ہمیشہ نیز بہت سے بھانجے بھانجیاں اور بھتیجے بھتیجیاں چھوڑی ہیں جو کہ قریباً سب کے سب پاکستان سے باہر رہتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب کرے اور سوگوار ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

3:26	انتہائے سحر
5:03	طلوع آفتاب
12:12	زوال آفتاب
7:20	وقت افطار

### درخواست دعا

﴿مکرم وحید احمد صاحب نصیر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب احمد نگر مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین﴾

### سپیشل رمضان آفر لاٹانی گارمنٹس

لیڈیز چیئمنس اینڈ چلڈرن ایپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹس، پینٹ کوش شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹس  
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ  
047-6215508, 0333-9795470

### قابل علاج امراض

ہیپاٹائٹس - شوگر - بلڈ پریشر

الحمدیہ ہومیو پیتھک اینڈ سٹورز  
047-6211510 فون: 0344-7801578  
عمر مارکیٹ قصبی چوک ربوہ

### خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا  
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن

گولڈ سلیس جیولری  
بلڈنگ ایم ایف سی قصبی روڈ ربوہ  
03000660784  
047-6215522  
پروپرائیٹر: طارق محمود ظہیر

### سپیشل رمضان آفر کریسٹل فیبرکس

پرنٹ لان پرز بردست سیل جاری ہے اور لان بوتیک پر بھی رمضان سپیشل آفر حاصل کریں۔ نیز ریڈی میڈ سوٹ کی تمام ورائٹی بھی دستیاب ہے۔

پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرزا ناصر احمد  
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

FR-10

1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:30 am	درس القرآن
4:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	درس القرآن
7:30 am	تلاوت قرآن کریم
8:40 am	درس ملفوظات
9:00 am	دینی و فقہی مسائل
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:45 am	درس رمضان المبارک
12:05 pm	یسرنا القرآن
12:30 pm	درس ملفوظات
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:10 pm	الصیام
2:40 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	درس ملفوظات
4:20 pm	درس القرآن
5:55 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	یسرنا القرآن
6:40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2015ء
7:40 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
8:45 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	Masser-e-Shahindgah
9:50 pm	الصیام
10:25 pm	یسرنا القرآن
10:55 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیرت النبی ﷺ

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)  
پروگراموں میں 15، 20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

### 30 جون 2015ء

8:20 am	آوارو سیکیس
8:40 am	نور مصطفویٰ
8:55 am	آرٹ کلاس
9:25 am	سنوری ٹائم
9:55 am	دینی و فقہی مسائل
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس حدیث
12:30 pm	الترتیل
12:55 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
1:40 pm	حمد یہ مجلس
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	درس القرآن
5:55 pm	ہمارا آقا
6:05 pm	تلاوت قرآن کریم
6:15 pm	درس حدیث
6:30 pm	الترتیل
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	دینی و فقہی مسائل
9:05 pm	فیتھ میٹرز
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حمد یہ مجلس
12:20 am	تلاوت قرآن کریم

### 2 جولائی 2015ء

تلاوت قرآن کریم

The Vision of Tomorrow  
New Haven Public School  
Multan Tel: 061-6779794, 061-6563536

عمید کی نئی ورائٹی سچ گئی ہے  
نئے شوز - نئے ڈیزائن - نئی ورائٹی  
نوٹ فرمالیس  
ہر جمعہ کے دن لیڈیز، چیئمنس اور بچگان کے شوز کی لوٹ میلہ سیل ہوا کرے گی  
مس کولیکشن شوز اقصی روڈ ربوہ

Study in Europe  
Sweden → Without IELTS.  
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500  
Holland → Visa is the responsibility of the University.  
Education Concern®  
67-C, Faisal Town, Lahore,  
Tel +92-42-35177124, 331-4482511  
+92-302-8411770 (Also on Viber)  
farrukh@educationconcern.com  
www.educationconcern.com  
Skype counseling: educon  
Student Can Join our IELTS / ITEP classes

### یکم جولائی 2015ء

12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	آوارو سیکیس
2:00 am	درس القرآن
3:30 am	درس مجموعہ اشتہارات
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:25 am	درس القرآن
6:55 am	رسول اللہ کی زندگی پر ایک نظر
7:30 am	تلاوت قرآن کریم